أَرْبَعُونَ حَدِيْثًا فِي صفة الجنة ونعيمها

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعینِ جنت

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللہُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
3
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثا
في صفة الجنة ونعيمها
اربعینِ جنت
تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: **اربعینِ جنت**

تألیف: **ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم وانتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع ونقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

(الجمعة: ۲)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ (الشوری: ۵۲)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یوم عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَ یُسْمَعُ مِنْکُمْ وَ یُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((علم الحديث من أفضل القرب إلى رب العالمين و كيف لا يكون هو بيان طرق خير الخلق و أكرم الأولين و الآخرين .))

''رب العالمین کے نزدیک کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إن هذا العلم أدب الله الذي أدبه به نبيه ﷺ و أدب النبي ﷺ أمته به و هو أمانة الله على رسوله ليؤديه على ما أدى إليه .))[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ ......))[2]

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: ٢٦٦٨، عن زيد بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِى ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....))[1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هم أصحاب الحديث .))[2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِىْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُنَ أَحَادِيْثِى وَ سُنَّتِى وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، كتاب الفتن، رقم الحديث: ٤٢٥٢.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧.

النَّاسَ .)) [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے یہ خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جزاهم الله فی الدارین .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) [2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فی زمرة الفقهاء و العلماء'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''و كنت له يوم القيامة شافعا و شهيدا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قيل له أدخل من أي أبواب الجنة شئت'' کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١۔ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كتب في زمرة العلماء و حشر في زمرة الشهداء“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الأربعون، الأربعينات“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں یعنی الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الأربعين في ارشاد السائرين إلى منازل المتقين“ حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے ”أربعين في الجهاد و المجاهدين“، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) ”أربعون حديثا في قواعد الأحكام الشرعية و فضائل الأعمال“، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے ”الأربعون الأحكامية“، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الأربعون المنتقاة من صحيح

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ۴۱۱۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: ۲۸-۴۶۔ شعب الإيمان للبيهقي: ۲/۲۷۱، برقم: ۱۷۲۷.

مسلم" اورابو المعالی الفارسی نے "الأربعون المخرجة فی السنن الکبری للبیھقي" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اربعون حدیثا منتقاۃ من کتاب "الأدب المفرد للبخاری" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أحب الصالحین و لست منھم
لعل اللّٰه یرزقنی صلاحا

ہمارے زیرِنگرانی ادارہ انصار السنہ کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اربعینات جمع کی ہیں۔ "الأربعون في صفة الجنة و نعیمھا" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

و صلی اللّٰه علی نبینا محمد و علی آله و صحبه و أهل طاعته أجمعین.

و کتبه
عبداللہ ناصر رحمانی
سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

اَبْوَابُ اِثْبَاتِ وُجُوْدِ الْجَنَّةِ وَ نَعِيْمِهَا

باب جنت کے وجود کا ثبوت اور اس کی نعمتیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۱﴾﴾ [النحل: ۳۰-۳۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’جب متقی لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں خیر اتری ہے۔ ایسے نیک لوگوں کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے، اور آخرت کا گھر تو ان کے لیے بہت ہی بہتر ہے، اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔ دائمی قیام کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان قیام گاہوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جو کچھ یہ خواہش کریں گے ان کے لیے موجود ہوگا۔ پرہیزگار لوگوں کو اللہ ایسا ہی بدلہ عطا فرماتا ہے۔‘‘

① ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ

النَّارِ .)) ❶

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے) اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں (اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے)۔''

② ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ .)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑰﴾ [السجدة: ١٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے جو کچھ ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے اسے کوئی نہیں جانتا یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے۔''

③ ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى اِنْتَهٰى ثُمَّ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم فِي آخِرِ حَدِيثِهِ، فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة، رقم: ٣٢٤٠.

❷ صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: ٢٤٩٥.

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ .)) [1]

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں حاضر تھا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف بیان فرمائی، آخر میں ارشاد فرمایا: جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے ان کی تعریف نہیں سنی، اور نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ان کی کروٹیں بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا ان نعمتوں کو جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور ان سے چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔''

④ ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .)) [2]

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں چھڑی کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔''

⑤ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا .)) [1]

[1] صحیح مسلم، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة، رقم: ٧١٣٥ .

[2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة، رقم: ٣٢٥٠ .

[3] صحیح بخاری، کتاب الجهاد و السیر، باب اثم من قتل معاهدا، رقم: ٣١٦٦ .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔''

بَابُ أَسْمَاءِ الْجَنَّةِ

جنت کے ناموں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۚ﴿۵۲﴾﴾ [الدخان: ۵۱-۵۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک پرہیزگار لوگ امن والی جگہ میں ہوں گے، اور وہ جنتوں اور چشموں میں رہیں گے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾﴾ [الواقعة: ۱۰-۱۲]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔ وہ بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں، نعمتوں والی جنتوں میں۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾﴾ [یونس: ۲۵]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾﴾ [المومن: ۳۹]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میری قوم کے لوگو! یہ حیاتِ دنیا متاعِ فانی ہے قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔''

٦ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ اَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِى النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللّٰهِ! يَا رَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِى الدُّنْيَا، مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِى الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللّٰهِ! يَارَبِّ مَا مَرَّ بِى بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ.)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''روزِ قیامت ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہو گا، دنیا میں اس نے بڑی عیش وعشرت کی ہو گی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا دنیا میں تم نے کوئی عیش و عشرت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز ونعم سے واسطہ پڑا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! تیری قسم، کبھی نہیں۔ پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہو گا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہو گی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج وغم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟ وہ کہے گا: ''اے میرے رب! مجھے تیری قسم! کبھی نہیں۔ مجھے تو نہ کبھی رنج وغم سے واسطہ پڑا اور نہ کبھی کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔''

٧ ((عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيهَا.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب فى الكفار، رقم: ٧٠٨٨.

[2] صحيح الجامع الصغير للالبانى، رقم الحديث: ٥٣٢٢.

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی اس لمحہ پر جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔''

بَابُ سِعَةِ الْجَنَّةِ

جنت کی وسعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ۙ﴾ [آل عمران: ۱۳۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر ہے، پرہیزگار لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

⑧ ((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِى ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ۙ﴾ وَلَقَابَ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک (گھوڑ) سوار سو برس تک چلتا رہے (تب بھی ختم نہ ہو) اگر (قرآن سے سمجھنا) چاہو تو آیت پڑھ لو: ﴿وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ۙ﴾ (اور لمبا سایہ) اور جنت میں کسی شخص کی کمان رکھنے کے برابر جگہ (دنیا کی) ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة، رقم: ۳۲۵۷، ۳۲۵۳.

بَيَانُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝۷۳﴾ [الزمر: ۷۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پرہیز گار لوگوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، جنت کے خازن (فرشتے) ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو اور اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔''

⑨ ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ.))[1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا کون ہے؟ میں جواب دوں گا: محمد! خازن کہے گا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے روازہ نہ کھولوں۔''

⑩ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ ...... فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوٰى

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٤٨٦.

ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بعد) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو دائیں دروازے سے جنت میں داخل کرو جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں میں سے داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر کسی دوسرے دروازے سے داخل ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! جنت کی چوکھٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بُصری (شام کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے۔''

⑪ ((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ -أَوْ فَيُسْبِغُ- الْوَضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ! إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ .)) [2]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اچھی طرح پورا وضو کرے پھر کہے ''أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ'' (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لیے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٤٨٠ .

[2] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٥٥٣ .

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو۔“

⑫ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِی الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَا شِئْتِ.))[1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اسے (قیامت کے دن) کہا جائے گا، جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“

⑬ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ.))[2]

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے (اور اس نے صبر کیا) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

⑭ ((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَآءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا،

---

[1] صحیح الجامع الصغیر و زیادته للالبانی، رقم الحدیث: ٦٧٣.

[2] سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بوالده، رقم: ١٦٠٤ ۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا .)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ سے شرک نہ کرتا ہو اور سوائے اس آدمی کے جو کسی دوسرے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو (ان دونوں کے بارے میں فرشتوں سے) کہا جاتا ہے ان دونوں آدمیوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں ان دونوں کا انتظار کرو حتیٰ کہ آپس میں صلح کر لیں۔''

بَابُ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝﴾

[الزمر: ٢٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے ان کے لیے بلند عمارتیں ہیں منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ اللہ کا وعدہ ہے، اور اللہ اپنے وعدہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔''

⑮ ((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِيْلَةُ؟ قَالَ: اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ ، وَاَرْجُو أَنْ اَكُونَ اَنَا هُوَ .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، رقم: ٦٥٤٤.

[2] مسند احمد، رقم الحديث: ٧٥٨٨.
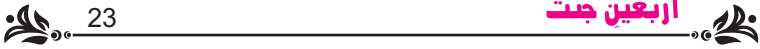
''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجو تو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے ''وسیلہ'' کی دعا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں اعلیٰ ترین درجہ، جو صرف ایک آدمی کو حاصل ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔''

⑯ ((عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ اَوْسَطُهَا ، وَ فَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ، وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ .))[1]

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے برابر فاصلہ ہے سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے، فردوس سے جنت کی چاروں نہریں (سیحان، جیحان، فرات اور نیل) جاری ہوئی ہیں۔ فردوس کے اوپر اللہ رحمٰن کا عرش ہے جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔''

⑰ ((عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ ، لَا يَبْلُغُهَا

---

[1] سنن ترمذی: ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة، رقم: ۲۵۳۰۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

غَیْرُهُمْ، قَالَ: بَلٰی، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِینَ.)) [1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے (تو ایسا محسوس کریں گے) جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہو، اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس بلند مقام پر انبیاء کے علاوہ اور کون پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں (پہنچے گا)، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔''

⑱ ((عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ الْمُتَحَابِّیْنِ فِی اللّٰهِ لَتُرٰی غُرَفُهُمْ فِی الْجَنَّةِ کَالْکَوْکَبِ الطَّالِعِ الشَّرْقِیِّ، اَوِ الْغَرْبِیِّ فَیُقَالُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَیُقَالُ: هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.)) [2]

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر جنت میں تمہیں اس طرح نظر آئیں گے جیسے مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والا ستارہ! لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا یہ اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔''

---

1. صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها، رقم: ٧١٤٤.
2. مسند احمد: ٣/٨٧۔ مجمع الزوائد: ١٠/٤٢٢۔ علامہ ہیثمی نے کہا ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ قُصُوْرِ الْجَنَّةِ

جنت کے محلات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾﴾ [التوبة: ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں ایسی جنتیں دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ان باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔''

⑲ ((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: مِنَ الْمَاءِ، قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ لَا تَبْلَى، ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی سے، میں نے عرض کیا: جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والا مشک ہے، اس

[1] سنن الترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة و نعیمها، رقم: ٢٥٢٦۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا، ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا، جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی۔''

بَابُ خِيَامِ الْجَنَّةِ

جنت کے خیموں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾ [الرحمٰن: ۷۲-۷۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(گوری رنگت کی) حوریں اہل جنت کے خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

⑳ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ.)) [1]

''جناب عبداللہ اپنے والد گرامی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں موتی کا ایک خول دار خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی، اس خیمہ کے ہر کونے میں (مومن شخص کی) بیویاں ہوں گی، جنہیں دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکیں گے۔ مومن آدمی ان (بیویوں) کے درمیان چکر لگاتا رہے گا۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، رقم: ۷۱۵۹.

بَابٌ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

جنت کے بازار کا بیان

(۲۱) ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مالكٍ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوقًا ، يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِی وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا ، فَيَرْجِعُونَ اِلَى اَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا ، فَيَقُولُ لَهُمْ اَهْلُوهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا ، فَيَقُولُونَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا .)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے، جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے، شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا نم دار گرد وغبار جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا جب وہ پلٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے تو ان کے گھر والوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو گا، وہ ان سے کہیں گے واللہ! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ کہیں گے: واللہ! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔''

بَابُ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ

جنت کے درختوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝﴾ [الواقعة: ۳۰]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، رقم: ۷۱۴٦.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لمبے سائے۔''

(۲۲) ((عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰی شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ، مَسِیْرَتُھَا مِائَۃَ عَامٍ، ثِیَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ تَخْرُجُ مِنْ اَکْمَامِھَا .)) [1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس کے خوشے سے تیار کیے جائیں گے۔''

بَابُ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ

جنت کی نہروں کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْھَآ اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ ۚ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ﴾ [محمد: ١٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''متقین لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں میٹھے پانی کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ ایسے دودھ کی نہریں جس کے ذائقے میں ذرا فرق نہ آیا ہو، ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہوں اور صاف شفاف شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔''

(۲۳) ((عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسْلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْھَارُ بَعْدُ .)) [2]

---

[1] مسند احمد: ٣/٧١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم الحديث: ١٩٨٥.

[2] سنن الترمذی، ابواب الجنة، باب ما جاء فی صفة انهار الجنة، رقم: ٢٥٧١۔ المشكاة، رقم: ٥٦٥٠۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی۔''

بَابٌ فِي الْحَوْضِ

حوض کوثر کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱﴾ [الكوثر: ١]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے آپ کو (حوضِ) کوثر عطا کیا ہے۔''

(۲۴) ((عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً، وَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً.)) [1]

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔''

بَابُ لِبَاسِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ حُلِيِّهِمْ

اہل جنت کے لباس اور زیورات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۰ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ

[1] سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم: ٢٤٤٣ ـ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٥٨٩.

اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

[الكهف: ۳۰-۳۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ہم ایسے نیک عمل کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کریں گے۔ ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور سبز رنگ کے نرم و بارک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے، اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے، بہت ہی اچھا ثواب اور بہت ہی اچھی آرام گاہ ہے۔''

㉕ ((عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيْلِىْ [ﷺ] يَقُوْلُ: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ.)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست (نبی کریم ﷺ) سے سنا ہے وہ ارشاد فرماتے تھے: (جنت میں) مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔''

㉖ ((عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ مَا يَقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِى الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ، وَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، اِطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ.)) ❷

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنت کی چیزوں میں سے کوئی چیز ایک ناخن کے برابر ظاہر ہو جائے تو

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ٥٨٦.

❷ سنن الترمذى، ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فى صفة اهل الجنة، رقم: ٢٥٣٨ ـ المشكاة، رقم: ٥٦٣٧ ـ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

زمین و آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے چمکا دے اور اگر ایک جنتی شخص اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔''

بَابُ نِسَاءِ الْجَنَّةِ

جنت کی عورتوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ؕ﴿۳۸﴾﴾ [الواقعة: ۳۵-۳۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے ان حوروں کو بطورِ خاص پیدا کیا ہے اور انہیں کنواری بنایا ہے، انہیں اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور (ان کی) ہم عمر بنایا ہے۔ یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لیے ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿۲۲﴾﴾ [الواقعة: ۲۲]

اور مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔''

۲۷ ((عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: غَدْوَةٌ فِی سَبِیلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا ، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ -أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ- مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا ، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَائَتْ مَا بَیْنَهُمَا ، وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیحًا ، وَلَنَصِیفُهَا -یَعْنِی الْخِمَارَ- خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا .))[1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی راہ میں

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٥٦٨.

نکلنا پہلے پہر یا پچھلے پہر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے، اور اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے، اور فضا کو معطر کر دے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔‘‘

٢٨ ((عَنْ أَبِی سَعِیدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ضَوْءُ وُجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِیَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً یُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا.)) [1]

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت کے روز (مردوں اور عورتوں کا) سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ دونوں گروہوں کے مردوں کو دو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔‘‘

٢٩ ((عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اِمَّا تَفَاخَرُوا وَاِمَّا تَذَاكَرُوا: الرِّجَالُ فِی الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَآءُ؟ فَقَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ: اَوَ لَمْ یَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّتِی تَلِیهَا عَلَى اَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ، لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ، یُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِی

[1] سنن الترمذی، ابواب الجنة، باب ما جاء فی صفة نساء أهل الجنة، رقم: ٢٥٣٥ ـ سلسلة الصحیحة، رقم: ١٧٣٦.

الْجَنَّةِ عَزَبٌ .)) [1]

''تابعی کبیر محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ارشاد فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکیں گے، اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمک دار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے، اور دونوں گروہوں میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آ رہا ہوگا اور جنت میں کوئی آدمی بن بیاہا نہیں ہوگا۔''

بَابُ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [التوبة: ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسی جنتیں عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ان ہمیشگی والی جنتوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب سے بڑی چیز ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

(٣٠) ((عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا ،

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنةو صفة نعيمها، رقم: ٧١٤٧.

وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى؟ يَا رَبِّ! وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ . فَيَقُولُ: اَلَا أُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا .)) [1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا: اے جنتی لوگو! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں، تیری جناب میں اور تیری اطاعت میں، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں گے تو نے تو ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز نہ عطا کروں؟ جنتی عرض کریں گے اے پروردگار! اس سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''میں تمہیں اپنی رضامندی سے نواز رہا ہوں آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔''

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ ﴾

[القيامة: ٢٢-٢٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس روز کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کی

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، رقم: ٧١٤٠.

طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“

(۳۱) ((عن ابی هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا، يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ.)) [1]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ”جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے۔“

بَابُ اَوْصَافِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے اوصاف کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [الاعراف: ٤٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جو کچھ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیة المومنین فی الآخرة ربهم سبحانه و تعالی، رقم: ٤٥١.

کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم دور کردیں گے۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں (ایمان اور نیک اعمال کا) یہ راستہ دکھایا، اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کی توفیق نہ دیتا تو ہم خود کبھی (سیدھی) راہ نہ پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی حق بات لے کر آئے تھے۔ اس وقت جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اور یہ تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔"

(۳۲) ((عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْاَسُوا اَبَدًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (۴۳) .)) [1]

"حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "(قیامت کے روز) ایک پکارنے والا پکارے گا، تم لوگ ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ مزے کرو گے تم کبھی رنجیدہ نہیں ہو گے اور یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے ارشاد مبارک کا (جس کا ترجمہ یہ ہے) "جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے۔"

(۳۳) ((عَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، رقم: ۷۱۵۷.

يَبُولُونَ ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَ التَّحْمِيدَ ، كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ .)) [1]

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنتی کھائیں اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے، نہ ناک سنکیں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کھانا کہاں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ڈکار اور پسینہ آئیں گے (جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا) جنتی تسبیح اور تحمید اسی طرح کریں گے جس طرح سانس لیتے ہیں۔"

(۳۴) ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَ لَا يَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ .)) [3]

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نیند موت کی بہن ہے لہٰذا جنتی لوگ نیند نہیں کیا کریں گے۔"

(۳۵) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهٗ سِتُّونَ ذِرَاعًا ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتّٰى الْآنَ .)) [2]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آ گئے۔"

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، رقم: ٧١٥٤.

[2] سلسلة احاديث الصحيحة، رقم: ١٠٨٧.

[3] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، رقم: ٧١٦٣.

(٣٦) ((عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً .)) [1]

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے، نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہو گی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال تک ہو گی۔‘‘

بَابُ كَثْرَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

جنت میں امت محمدیہ کی کثرت کا بیان

(٣٧) ((عَنْ اَبِی اُمَامَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: وَعَدَنِی رَبِّی اَنْ یُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِی سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَ لَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا ، وَ ثَلَاثُ حَثَیَاتٍ مِنْ حَثَیَاتِهٖ .)) [2]

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ’’میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا، اور ہزار کے ساتھ ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا، اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

---

1. سنن ترمذی، صفة ابواب الجنة، باب ما جاء فی سن اهل الجنة، رقم: ٢٥٤٥ ۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔
2. سنن ترمذی، ابواب صفة القیامة، رقم: ٢٤٣٧ ۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

بَابُ الْمُبَشَّرُوْنَ بِالْجَنَّةِ

جنت کی بشارت پانے والے لوگوں کا بیان

(۳۸) ((عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ، اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا .)) [1]

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اچانک ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ دونوں حضرات بڑی عمر میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے جنت میں سردار ہوں گے خواہ اگلی امتوں سے ہوں یا پچھلی امتوں سے سوائے انبیاء اور رسولوں کے، اے علی! انہیں مت بتانا۔''

(۳۹) ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، فَقِيْلَ: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيْ رَبِّيْ بِرَحْمَةٍ .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص اپنے اعمال کے بل بوتے پر جنت میں نہیں جائے گا۔'' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں میں بھی، مگر یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۵۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، رقم: ۷۱۱۳ .

(۴۰) ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَا یَیْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ یَاْمَنْ مِنَ النَّارِ .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کیا عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔''

بَابُ سُؤَالِ الْجَنَّةِ

جنت مانگنے کا بیان

(۴۱) ((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ یَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ .))[2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب اور آپ کی مغفرت کے سامان اور ہر نیکی سے حصہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے جنت کے حصول میں کامیابی اور آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ .

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الرجاء مع الخوف، رقم: ٦٤٦٩ .

[2] مستدرك حاكم: ١/٥٢٥۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست طرف الآیات

فہرست طرف الاحادیث

مراجع ومصادر

١۔ قرآن حکیم.

٢۔ الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری، و معه فتح الباری، المکتبة السلفیة، دار الفکر، بیروت.

٣۔ الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفی البابی الحلبی، القاهرة، ١٣٩٨هـ.

٤۔ السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت ٢٧٥هـ)، دار إحیاء السنة النبویة، القاهرة.

٥۔ السنن لعبدالله محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

٦۔ المستدرك علی الصحیحین لأبی عبدالله محمد بن عبدالله الحاکم النیسابوری (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندیة، دار الکتاب العربی، بیروت.

٧۔ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بیروت، ١٣٩٨هـ.

٨۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الریاض.

٩۔ صحیح الجامع الصغیر للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی.

١٠۔ صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحیاء التراث، بیروت.

۱۱۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۰۲ھـ.

۱۲۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم و ہیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت.

بسم الله الرحمن الرحيم
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (سورۃ الفاتحۃ)

مطبوعاتِ ادارہ

- حقوق النبی ﷺ
- مسنون وظائف واذکار اور شرعی طریقہ علاج
- خوف الٰہی سے بہنے والے آنسو
- توبہ مگر کیسے؟ (حقیقت، فضائل، شروط اور طریقہ کار)
- نماز مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام
- خواتین اسلام کے لئے نبی رحمت ﷺ کی 500 نصیحتیں
- منہج سلف صالحین
- شان مصطفی ﷺ
- ریاکاری کی ہلاکتیں
- محبت، کیوں، کس سے اور کیسے
- علم اور تقویٰ

- صحیح فضائل اعمال
- اللہ عزوجلّ کی پہچان
- عقیدہ اہلِ سنت والجماعت
- ایمان اور عمل صالح
- سنت نبوی ﷺ اور ہم
- شان صحابہ بزبان مصطفی ﷺ
- اسلام کا نظام حقوق وفرائض
- اسلام کا نظام اخلاق وادب
- میں نماز کیوں پڑھوں؟
- تعلق باللہ (اسباب، ذرائع اور ثمرات)
- میں رفع الیدین کیوں کروں؟
- نیکی اور برائی
- گناہ اور توبہ

- اسلام مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام
- پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز تراویح
- کلمہ طیبہ (لا الٰہ الا اللہ) سے محبت اور اس کے تقاضے
- پیارے رسولﷺ کے پیارے اذکار (مع پنج سورۃ)
- دنیا اور آخرت کی حقیقت
- شانِ اہل بیت رضی اللہ عنہم
- تقلید ائمہ اربعہ کی نظر میں
- دین اسلام اور بدعت
- زندگی گزارنے کے سنہرے اصول
- اسلام میں عورت کے حقوق
- اسماء حسنیٰ (سے محبت، انکا احصاء اور تقاضہ)
- اسلام کا نظامِ امن وسلامتی

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور

فون: 042-37357587

www.assunnah.live